REGD No. L. 5254

— بسم اللہ الرحمن الرحیم —

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۱ شعبان ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۱؍

جلد ۴۵/۱۰ ۔ ۴ شہادت ۱۳۳۵ ہش ۔ ۴ اپریل ۱۹۵۶ء ۔ نمبر ۷۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ لاہور تشریف لے گئے

ربوہ ۳ اپریل۔ کل دوپہر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ چند یوم کے لئے لاہور تشریف لے گئے۔ حضور نے اپنے بعد محترم مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ کو مقامی امیر مقرر فرمایا۔ دو بجے بذریعہ تار اطلاع ملی۔ کہ حضور بخیریت لاہور پہنچ گئے۔ الحمد للہ۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— اخبار احمدیہ —

حضرت سیدہ ام ناصر صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع منظر ہے کہ کل طبیعت خراب رہی۔ معدے میں سخت تکلیف ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

— محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب اور صاحبزادہ مرزا منظور احمد صاحب کی صحت کے متعلق آج کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی دعائیں جاری رکھیں۔

صدر آئزن ہاور نے اسرائیل کو اسلحہ دینے سے انکار کر دیا

ہو سکتا ہے کہ بعد میں یہ فیصلہ بدل دیا جائے۔ اعلیٰ امریکی افسروں کی رائے

واشنگٹن ۳ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ صدر آئزن ہاور نے اسرائیل کی طرف سے اسلحہ حاصل کرنے کی درخواست مسترد کرنے کا فیصلہ کیا ہے — یاد رہے کہ حکومت اسرائیل نے امریکہ سے ۶ کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر کا اسلحہ حاصل کرنے کی درخواست کی تھی۔ جس پر کافی عرصہ سے امریکہ غور کر رہا تھا۔ صدر آئزن ہاور نے اس درخواست کو مسترد کرنے سے پیشتر امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر ڈلس سے طویل بات چیت کی۔

اعلیٰ امریکی حکام نے یہ خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ اسرائیل کی درخواست کو فی الحال مسترد کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ آئندہ بھی اس درخواست پر کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی۔ ہو سکتا ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد اس درخواست پر پھر غور کیا جائے اور مشرق وسطیٰ کے مخصوص حالات کے پیش نظر موجودہ فیصلہ کو بدل دیا جائے۔

— پنڈت نہرو کے بیان پر —
مقبوضہ کشمیر کی سیاسی پارٹیوں کا احتجاج

سرینگر ۳ اپریل مقبوضہ کشمیر کی دو اہم سیاسی پارٹیوں نے پنڈت نہرو کے تازہ بیان پر احتجاج کرتے ہوئے اسے انصاف اور جمہوریت کے منافی قرار دیا ہے۔ کل کشمیر پولیٹیکل کانفرنس اور کسان مزدور کانفرنس کے ایک مشترکہ جلسہ میں پنڈت نہرو کے اس بیان کی مذمت کی گئی۔ جس میں انہوں نے کشمیر میں رائے شماری کرانے سے انکار کر دیا ہے۔

جلسے میں ایک قرارداد بھی منظور کی گئی۔ جس میں کہا گیا ہے کہ اگر کشمیر کے باشندوں کو حق خود اختیاری استعمال کرنے کا موقعہ نہ دیا گیا۔ تو مقبوضہ کشمیر میں تباہ کن حالات پیدا ہو جائیں گے۔

قرارداد میں کہا گیا ہے کہ پنڈت نہرو نے بخشی حکومت کے پست ہوتے ہوئے حوصلے کو بحال کرنے کی کوشش کی ہے۔ مگر وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکیں گے۔

کوئی فوجی اڈہ قائم نہیں کیا گیا

کراچی ۲ اپریل۔ دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے پنڈت نہرو کے اس بیان کو غلط اور بے بنیاد قرار دیا ہے کہ پاکستان یا آزاد کشمیر کے کسی مقام پر امریکی فوجی امداد سے کوئی فوجی اڈہ قائم کیا گیا ہے۔ ترجمان نے کہا ہے کہ پنڈت نہرو کے اس بیان پر گمان ہوتا ہے۔ کہ وہ کسی خیالی دنیا میں رہتے ہیں۔

ہندوستان کا اظہار رضامندی

نئی دہلی ۳ اپریل۔ وزیر اعظم ہند پنڈت جواہر لال نہرو نے لوک سبھا میں بتایا۔ کہ ہندوستان اس بات پر رضامند ہو گیا ہے۔ کہ دو سروے ٹیمیں پاک ہند سرحد کی حد بندی کا کام شروع کریں۔ ان ٹیموں کے اعلیٰ افسر دونوں ملکوں کے "سینئر سروے آفیسر" ہوں گے۔ اور اس سلسلہ میں ہر متنازعہ مسئلہ دونوں حکومتوں کو پیش کیا جائے گا۔ جسے حکومتیں اعلیٰ سطح پر طے کریں گی۔ آپ نے کہا سرحدی حملوں کے استیصال کا واحد حل یہی ہے۔ کہ ان علاقوں میں سرحدوں کا تعین کر دیا جائے۔ جہاں ابھی حد بندی نہیں ہوئی۔ مسٹر نہرو نے کہا کہ ہندوستان نے ایسا کوئی الزام عائد نہیں کیا۔ کہ حالیہ سرحدی جھڑپوں میں پاکستان نے وہ اسلحہ استعمال کیا ہے۔ جو اسے امریکہ سے ملا ہے۔

نہری پانی پر بات چیت جاری رہے گی

نئی دہلی ۳ اپریل۔ نہری پانی کے تنازعہ پر واشنگٹن میں پاکستان بھارت اور عالمی بنک کے نمائندوں کے درمیان جو بات چیت ہو رہی تھی۔ اس کی میعاد مزید چند ماہ تک بڑھا دی گئی ہے۔ پہلے یہ بات چیت گزشتہ سال ستمبر میں ختم ہونے والی تھی۔ لیکن بعد میں اس مدت میں ۳۱ مارچ ۱۹۵۶ء تک توسیع کر دی گئی۔

چالیس ہزار ٹن چاول امریکہ سے مشرقی پاکستان بھیجے جا رہے ہیں

کراچی ۳ اپریل معلوم ہوا ہے۔ کہ اگلے ماہ کے پہلے ہفتہ میں چالیس ہزار ٹن امریکی چاول مشرقی بنگال پہنچ جائیں گے۔ واضح رہے کہ امریکہ نے ایک لاکھ ۶۵ ہزار ٹن چاول دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اور یہ ۴۰ ہزار ٹن اس سلسلے کی پہلی قسط کے طور پر بھیجے جا رہے ہیں۔

سپین مراکش کو آزادی دینے کے لئے تیار ہے

میڈرڈ ۳ اپریل۔ سپین کے سربراہ جنرل فرینکو نے ایک بیان میں یہ وعدہ کیا ہے کہ ہسپانوی مراکش کو جلد آزاد اور خود مختار کر دیا جائے گا — جنرل فرینکو نے کہا سپین چاہتا ہے کہ مراکش کے باشندے جلد سے جلد نظم و ضبط سنبھالنے کے قابل ہو جائیں تا عنان حکومت انہیں سونپی جا سکے۔

ڈیورنڈ لائن کو تسلیم کرنے پر
افغانستان کا امریکہ سے احتجاج

واشنگٹن ۳ اپریل افغانستان نے سیٹو کانفرنس کے رویہ کے خلاف ایک احتجاجی مراسلہ آج امریکی حکومت کے حوالے کر دیا۔ اس مراسلہ میں اس امر پر احتجاج کیا گیا ہے۔ کہ سیٹو سے تعلق رکھنے والی اقوام نے ڈیورنڈ لائن کو پاکستان اور افغانستان کے درمیان مسلمہ عالمی سرحد کیوں تسلیم کیا ہے۔

متروکہ املاک کی مالیت کا تعین

نئی دہلی ۲ اپریل ہندوستان کے وزیر بحالیات مسٹر مہر چند کھنہ نے آج پارلیمنٹ میں بحالیات کے مطالبات زر کے دوران بتایا کہ ہندوستان نے پاکستان کو پیشکش کی ہے کہ متروکہ املاک کی مالیت کے تعین کا مسئلہ کسی بین الاقوامی عدالت کے سپرد کر دیا جائے۔

روس ۵۵ کروڑ روپیہ کی مالیت کا سامان بھارت کو دے گا

نئی دہلی ۳ اپریل۔ روس نے ۵۵ کروڑ روپے کی مالیت کا سامان بھارت کو دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اس سلسلہ میں کل روس اور بھارت کے درمیان ایک معاہدہ طے پایا ہے۔ معاہدے کی تفصیل کا ابھی علم نہیں ہو سکا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۴ر اپریل ۱۹۵۶ء

اہم مسائل

ہر پسماندہ ملک کی طرح ہمارے ملک کو بھی ابھی ایسے بہت سے تعمیری کاموں کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ جن کے بغیر اس ملک کے شہری اپنا معیارِ زندگی اونچا نہیں کر سکتے۔ یہ تو ممکن نہیں کہ ہم چند ہی یوم میں ترقی یافتہ ممالک کا سا معیارِ زندگی حاصل کر لیں۔ لیکن آج کی دنیا میں جب تک ہم اس معیارِ زندگی کے حصول اور اس کے قریب تر ہونے کے لئے غیر معمولی محنت اور مشقت سے کام نہیں لیں گے۔ تو ہم اس دوڑ میں اتنا پیچھے رہ جائیں گے۔ کہ جتنی مشکلات اب ہمارے راستے میں ہیں۔ ان سے سینکڑوں ہزاروں گنا مشکلات اور بڑھ جائیں گی۔

اسمبلی کے اجلاس میں مرکزی وزیر خزانہ سید امجد علی نے گذشتہ ہفتہ میں جو تقریر کی ہے۔ اس میں بعض نہایت اہم باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ ایک اہم مسئلہ مہاجرین کی آبادکاری کا ہے۔ اس مسئلہ کے متعلق صرف یہی سوال نہیں ہے۔ کہ موجودہ مہاجرین۔ جو مطمئن ہو کر ابھی تک پاکستان میں آباد نہیں ہو سکے۔ ان کی آبادکاری کے لئے کیا کیا جائے۔ بلکہ اس مسئلہ کو حل کرنے میں ایک بڑی دقت بھارت سے نئے مہاجرین کی لگاتار آمد سے بھی پیدا ہو رہی ہے۔ اس لحاظ سے یہ مسئلہ اور بھی پیچیدہ ہوا جاتا ہے۔

جہاں تک نئے مہاجرین کی آمد کا سوال ہے۔ اس کے تعلق میں ہمیں اس امید پر نہیں رہنا چاہیئے۔ کہ جلد ہی بھارت اور پاکستان کے تعلقات ایسے ہو جائیں گے۔ کہ نئے مہاجرین کا آنا بالکل منقطع ہو جائیگا۔ بلکہ بعض واقعات کی وجہ سے فی الحال یہی نظر آتا ہے۔ کہ پاکستان اور بھارت کے تعلقات ابھی کچھ دیر تک بجائے سلجھنے کے زیادہ سے زیادہ الجھتے چلے جا رہے ہیں۔ اس میں اگرچہ زیادہ تر بھارت کی بدگمانیوں اور بے اعتمادیوں کا ہی دخل ہے۔ لیکن یہ حقیقت ہے۔ جس کو ہمیں فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ مہاجرین کی آمد اس وقت تک دقت آفرین حد تک چلی جائے گی۔ جب تک وہ وقت نہیں آتا۔ کہ دونوں ملکوں میں بڑی حد تک خوشگوار تعلقات قائم نہیں ہو جاتے۔ اس لحاظ سے مہاجرین کا مسئلہ معمولی سے زیادہ توجہ طلب بن گیا ہے۔ اور ان کی آبادکاری محض عارضی تدابیر نہیں چاہتی۔ بلکہ طویل اور موثر منصوبہ کی طالب ہے۔ جو نہایت توجہ اور سوچ بچار سے وضع کیا جانا چاہیئے۔ جس میں اس بات کا خاص لحاظ رکھا جائے۔ کہ نئے مہاجرین جن کی آمد کو روکنے کے ابھی کوئی آثار نہیں ہیں۔ ان کی آبادکاری کے کیا امکانات ہیں۔ اور انہیں کس طرح جامۂ عمل پہنایا جائے۔ اس طرح اگرچہ یہ ملک کے دوسرے مسائل سے زیادہ اہم مسئلہ نہیں ہے۔ لیکن موجودہ حالات میں کم غور طلب بھی نہیں سمجھ لینا چاہیئے۔ اور مندرجہ بالا وضاحت کے پیش نظر اس کو عارضی مسئلہ نہیں بلکہ طویل المیعاد منصوبوں میں شمار ہونا چاہیئے۔

اسی طرح سیلاب کی روک تھام کا مسئلہ بھی اگرچہ بظاہر وقتی مسئلہ معلوم ہوتا ہے۔ لیکن گذشتہ سالوں میں مشرقی پاکستان میں ہی نہیں۔ بلکہ مغربی پاکستان میں بھی جو تباہ کاریاں سیلاب اور کثرت بارش سے ہوئی ہیں۔ وہ ایسی ہیں کہ جو عارضی انتظامات کی بجائے مستقل غور کی طالب ہیں۔ سیلاب جیسا کہ ہمیں تجربہ ہو چکا ہے۔ نہ صرف عارضی مصائب کا باعث ہوتا ہے۔ بلکہ ملک پر نہایت دور رس اثرات کا بھی حامل ہوتا ہے۔ اس سے نہ صرف عارضی طور پر جان و مال تباہ کرنے کا خطرہ پیدا ہوتا ہے۔ بلکہ اس سے مستقل نقصانات بھی ہوتے ہیں۔ اس لئے جہاں ہمیں فوری طور پر انتظامات کرنے کی ضرورت ہے۔ وہاں ہمیں یہ بھی سوچنا ہے۔ کہ آئندہ ہمیشہ کے لئے یہ خطرہ دور ہو جائے۔ اور پوری طرح ایسے علاقوں کا جائزہ لیکر جہاں سیلاب آتے ہیں۔ انتہائی امکانات کی حد تک اندازے لگانے چاہئیں۔ اور ان کے پیش نظر مستقل انتظامات کے لئے منصوبے بنانے چاہئیں۔

یہ دو مسئلے بظاہر دوسرے اہم سیاسی اور معاشرتی امور کی نسبت شاید کم اہم نظر آتے ہیں۔ لیکن فی الحقیقت ہمارے جیسے پسماندہ ملک کے لئے یہ اتنے کم اہم نہیں ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک میں جہاں فوری طور پر سامان میسر ہو جاتے ہیں۔ شاید ایسے مسائل زیادہ اہم نہ ہوں۔ لیکن اس ملک میں جہاں سائنس اور بڑی صنعت ابھی نہایت ابتدائی حالت میں ہے۔ یہ مسائل بڑے اہم ہیں۔ اور ان کے نہ حل ہونے کی وجہ سے ہماری ہر قسم کی رفتار ترقی پر یقیناً برا اثر پڑنے کا بہت بڑا احتمال ہے۔ اس لئے ہمیں ان کی طرف پہلی اور خاص توجہ دینے کی سخت ضرورت ہے۔

مقدس مقامات

تقسیم کے بعد دونوں ملکوں کے عوام کے نزدیک اگر حکومتوں کے درمیان نہ بھی سمجھا جائے۔ مقدس مقامات کا سوال بھی ایک نہایت اہم سوال ہے۔ مسلمانوں کے سینکڑوں نہیں ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں مقدس مقامات بھارت میں رہ گئے ہیں۔ نہ صرف ایسے علاقوں میں جہاں ابھی مسلمان آبادی موجود ہے۔ بلکہ ایسی جگہوں میں بھی جہاں جیسا کہ مشرقی پنجاب ہے۔ خال خال بلکہ سوائے قادیان میں احمدیوں کے کوئی مسلمان موجود نہیں۔

ایسے اسلامی مقدس مقامات کے متعلق بھی جو ایسے علاقوں میں ہیں۔ جہاں اب مسلمان آباد نہیں۔ پاکستان کے مسلم عوام کیا مہاجرین اور کیا دوسرے ل کا یہی موقف ہے۔ کہ وہ محفوظ رہنے چاہئیں۔ اور ان کے ساتھ جو وقف جائیدادیں ہیں۔ وہ بھی اور خاص طور پر کسی مقدس مقام کے آس پاس جو مکانات وغیرہ جگہیں ہیں۔ وہ اسی طرح ان کے ساتھ ملحق رہنی چاہئیں۔ اور تارکانِ وطن کے مفاد یا اور کسی طرح استعمال نہیں ہونی چاہئیں۔

اسی طرح وہ غیر مسلم سکھ یا ہندو جو پاکستان کے علاقوں سے ترک وطن کر کے بھارت چلے گئے ہیں۔ اپنے مقدس مقامات کے لئے یہی جذبات رکھتے ہیں۔ اور دونوں ملکوں کی حکومتیں ان جذبات کو محسوس کرتی ہیں۔ اور حکومتی سطح پر اس کے متعلق باہم بعض معاہدات بھی طے ہوئے ہیں۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ پاکستان کی حکومت نہایت ایمانداری سے ان معاہدات کی پابندی کر رہی ہے۔ اگرچہ بھارت کے متعلق ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ وہاں کے مفصل حالات کا ہمیں علم نہیں۔ مگر پاکستان کے شہری اس سے اچھی طرح واقف ہیں۔ اور اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ کہ ہندوؤں اور سکھوں کے مقدس مقامات یہاں ابھی تک بالکل محفوظ چلے آتے ہیں۔ اور نہ صرف مندروں شوالوں اور گوردواروں کی خاص عمارتیں محفوظ ہیں۔ بلکہ ان کے ساتھ ملحقہ جگہیں بھی جہاں جہاں تک مقدس سمجھی جاتی ہیں۔ خواہ وہ رہائشی مکانات ہی کیوں نہ ہوں۔ ان کو حکومت پاکستان الاٹمنٹ یا اور کسی طریقے سے زیر استعمال نہیں لا رہی۔

ہمیں یقین ہے کہ پاکستان کے مسلمانوں کے اپنے مقدس مقامات کے متعلق جو بھارت میں ہیں۔ یہی جذبات ہیں۔ اوپر جن کی توضیح ہم نے کی ہے۔ اور وہ دل سے چاہتے ہیں۔ کہ ان کے تمام مقدس مقامات محفوظ رہیں اور ان کی کسی قسم کی بے حرمتی نہ ہو۔ اور نہ ان میں کوئی ردوبدل کیا جائے۔ اور ان مقامات کے تقدس میں ذرا فرق نہ آئے۔ اور ہمیں یقین ہے کہ مسلمان یہ بھی کسی طرح گوارا نہیں کر سکتے۔ کہ مثلاً سرہند شریف میں حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا جو مزار ہے اور اس کے ساتھ جو رہائشی مکانات وغیرہ ہیں۔ یا جو جائیداد ہے۔ اس کو فروخت کر دیا جائے۔ اور ان میں غیر مسلم شرنارتھیوں کو آباد کر دیا جائے۔ کیونکہ ان کی نظر میں صرف مزاروں کی عمارتیں ہی مقدس نہیں ہیں۔ بلکہ آس پاس کا علاقہ بھی مقدس ہے۔

ہمیں سخت حیرت ہے۔ کہ اگر اسی جذبہ کا اظہار احمدی اپنے مقدس مقام قادیان کے متعلق کسی رنگ میں کرتے ہیں۔ تو ہمارے اکثر احباب اس کو سیاسی رنگ دے کر بعض ایسی باتیں کہہ دیتے ہیں۔ کہ جو انہیں اصولاً کہنا واجب نہیں۔ چنانچہ چند روز ہوئے "نوائے وقت" جیسے اخبار نے خدا جانے کس مصلحت کے ماتحت الفضل میں ایک شائع شدہ اعلان پر اعتراض جڑ دیا ہے۔ اور نہایت بعید از قیاس استدلال سے نہ صرف اس کو بین الاقوامی سیاست کا رنگ دینے کی کوشش کی ہے۔ بلکہ جماعت احمدیہ پر ایک نہایت ناواجب اور سراسر خلاف حقیقت الزام "مملکت اندر مملکت" کو تقویت دینے کی کوشش کی ہے۔ اور جسے نوائے پاکستان جیسے مخالف نے بڑے طمطراق سے اپنے اداراتی کالموں میں جگہ دی ہے۔

ہمیں زیادہ افسوس اس لئے ہے۔ کہ مدیر "نوائے وقت" جو عام طور پر ہر معاملہ پر سنجیدہ اور محتاط رائے ظاہر کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس معاملہ میں بالکل ہی چوک گیا ہے۔ اور اس امر کو زیر بحث لانے میں ان جذبات کو بالکل نظر انداز کر گیا ہے۔ جو خود اس کے اپنے دل میں ان اسلامی مقدس مقامات کے متعلق ہیں یا ہونے چاہئیں۔ جو خاص کر مشرقی پنجاب میں رہ گئے ہیں۔ اور احمدیوں کے جذبات کو ایک بے بنیاد سیاسی سوال کا رنگ دیکر ان لوگوں کو جو جا و بے جا الزامات لگا کر احمدیت کے متعلق اشتعال دلانے کے عادی ہیں۔ بلاوجہ ایک موقعہ بہم پہنچایا ہے۔ مذہبی جذبات کو اگر اسی طرح کم و بیش اور زر و زمین کے پیمانوں میں اب تولا جانا جائز ہے۔ تو ہمیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ مذہب موجودہ دور میں کسی طرح زندہ نہیں رہ سکتا۔

(باقی صفحہ ۴ پر)

وسعتِ علوم اور انسان کا مستقبل

(از محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بالقابہ جج عالمی عدالت انصاف ہیگ)

(نوٹ یہ مضمون وائس آف امریکہ کے لئے ریکارڈ کیا گیا)

اس زمانہ میں علمی انکشافات اور فنی ایجادات کی حیرت انگیز ترقی اور سرعت واضح طور پر اس حقیقت کا اعلان کر رہی ہیں کہ انسانی زندگی ایک نئے دَور میں داخل ہو رہی ہے۔ یہ ایک ایسا دور ہے کہ ابھی اس کے امکانات کی تعیین تصور سے باہر ہے۔ البتہ یہ ضرور محسوس کیا جا رہا ہے۔ کہ اگر ان انکشافات اور ایجادات کو انسانی زندگی کی بہبودی اور فلاح کے لئے کام میں لایا جائے۔ تو انسانی زندگی نہائت خوشحال بنائی جاسکتی ہے۔ اور اگر ان کا استعمال جنگ اور مقابلہ کی صورت میں تباہی اور بربادی کے لئے کیا جائے تو تمدن اور تہذیب بلکہ خود انسانی زندگی کا خاتمہ ایک آنِ واحد میں ہو سکتا ہے۔

اس لئے جہاں ایک طرف انسانوں کے دلوں میں بہبودی اور خوشحالی کی ترقی کی خواہشیں اور امنگیں جاگ رہی ہیں۔ وہاں دوسری طرف انسانی دل خوف و ہراس سے بیٹھے جا رہے ہیں کہ اگر دنیا کی بڑی طاقتوں کے درمیان تصادم ہو گیا۔ اور انہوں نے ایک دوسرے کے خلاف ان نئے تباہ کن ہتھیاروں کا استعمال شروع کر دیا۔ تو تمام دنیا اس لپیٹ میں آ جائے گی۔ اور زمین کا کوئی خطہ تباہی سے بچ نہیں سکے گا۔

ماہرینِ فن اور ماہرینِ سیاست کے دماغ متواتر اس تلاش میں ہیں کہ کن طریقوں سے بنی نوع انسان کو اس خطرہ سے محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس وقت تک کوئی علمی یا سیاسی تدبیر کارگر ثابت ہوتی نظر نہیں آتی۔ اس تلاش کے دوران میں ابھی تک اس حقیقت کی طرف توجہ نہیں کی گئی۔ کہ علمی اور سیاسی تدبیریں خود ایک اعلیٰ اور غالب تدبیر کے تابع ہیں۔ اور یہ کہ ان تدبیروں کو استوار کرنے کے اور ان کے ذریعہ فائدہ مند اور مقصد و نتیجہ حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس اعلیٰ اور غالب تدبیر کی طرف رجوع کیا جائے۔ اس غفلت کی وجہ یہ ہے۔ کہ انسان جب کوئی نیا علم یا کوئی نئی ترقی حاصل کرتا ہے۔ تو وہ یہ گمان کر لیتا ہے۔ کہ مجھے یہ علم اپنی کوشش سے یا یہ ترقی اپنے علم کے نتیجہ میں حاصل ہوئی ہے۔ انما اوتیتہ علی علم عندی (۲۸/۷۹) حالانکہ تمام علوم اور تمام ترقیات اللہ تعالیٰ کی عطا ہیں:

اللہ تعالیٰ کا علم لامحدود ہے۔ اور تمام زمینی اور آسمانی مواد پر حاوی اور محیط ہے۔ انسان کو اس میں سے اتنا ہی حاصل ہوتا ہے۔ جتنا خدا تعالیٰ اسے عطا فرمائے۔ لا یحیطون بشیئ من علمہ الا بما شاء۔ وسع کرسیہ السموات والارض (۲/۲۵۶)

اللہ تعالیٰ کے پاس ہر شے کے لامحدود خزانے ہیں۔ وہ ہر زمانہ میں انسان کو اسی قدر سے واقف کرتا ہے۔ اور اسی قدر عطا فرماتا ہے جس کا وہ اندازہ اور فیصلہ فرماتا ہے۔

وان من شیئ الا عندنا خزائنہ وما ننزلہ الا بقدرٍ معلوم (۱۵/۲۲)

انسان کو جب اس علم میں سے کچھ عطا ہوتا ہے۔ تو وہ گمان کر لیتا ہے بس میں نے سب کچھ معلوم کر لیا۔ حالانکہ جو کچھ اسے حاصل ہوا۔ وہ الٰہی علم کا ایک ٹکڑہ ہے۔ اور لامحدود علم اللہ تعالیٰ ہی کے پاس موجود ہے۔ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے روحانی اور اخلاقی علوم کے وسیع خزانے عطا فرمائے۔ لیکن ساتھ ہی یہ دعا سکھائی اے اللہ تو اپنے فضل سے میرے علم میں وسعت دیتا چلا جا۔ قل رب زدنی علما (۲۰/۱۱۵)

اگر کسی وقت اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ علوم کا کوئی پہلو دکھ اور عذاب کا امکان یا خوف پیدا کرتا ہے۔ تو یقیناً جانو کہ اللہ تعالیٰ کے پاس وہ علوم بھی ہیں۔ جو رحمت کی صورت پیدا کر سکتے ہیں۔ عذابی اصیب بہ من اشاء ورحمتی وسعت کل شیئ (۷/۱۵۷)

تو موجودہ خوف و ہراس کے ازالہ کی اصل تدبیر تو یہ ہے۔ کہ منبع علوم کے ساتھ تعلق پیدا کیا جائے اور اسی سے ہدایت طلب کی جائے۔ پھر اس کی ہدایت کے مطابق ایک طرف تو وہ اخلاقی اور روحانی انقلاب انسانی زندگی میں پیدا کیا جائے۔ جو اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔ تاکہ ہم اس کے عطا کردہ علوم کو انسان کی حقیقی فلاح اور بہبودی کی ترقی کے لئے کام میں لانے کے قابل بن سکیں۔ اور دوسری طرف ہمیں وہ علوم عطا ہوں۔ جو موجودہ علوم کے غلط استعمال اور تباہ کن اثرات سے بنی نوع انسان کی حفاظت کا کام دے سکیں۔

اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ بندوں کی دعاؤں کو سنتا ہے ادعونی استجب لکم (۴۰/۶۱) اور وہی ایک ہستی ہے کہ جب انسان دکھوں سے گھبراتا ہے۔ اور اسے کوئی چارہ کار نظر نہیں آتا۔ تو وہ اس کی فریاد سنتی ہے۔ اور اسے دکھوں سے نجات دیتی ہے۔ امن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء (۲۷/۶۳)

بنی نوع انسان کی آج کی حالت کے نہائت موزوں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا ہے۔

اللھم انی اسلمت نفسی الیک۔ ووجھت وجھی الیک وفوضت امری الیک والجات ظھری الیک رغبۃ ورھبۃ الیک۔ اللھم لا ملجا ولا منجا منک الا الیک۔ یعنے اے اللہ میں اپنی جان تیرے سپرد کرتا ہوں۔ اور اپنی تمام توجہات تیری توجہ کے تابع کرتا ہوں۔ اور اپنے سارے معاملات تیرے ہاتھ میں دیتا ہوں۔ اور اپنا انجام تیرے حوالے کرتا ہوں۔ اور امید رکھتا ہوں کہ تو اپنے عذاب سے مجھے بچائے گا۔ اور اپنی رحمت اور اپنا فضل مجھ پر نازل فرمائے گا۔ اے اللہ تیری دی ہوئی نجات کے بغیر کوئی نجات نہیں۔ اور تیری دی ہوئی پناہ کے بغیر کوئی پناہ نہیں:

آج نئے نئے طاقتور تباہ کن ہتھیاروں کی ایجاد نے بھی یہی حالت پیدا کر دی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نجات کے بغیر نجات نہیں اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی پناہ کے بغیر کوئی پناہ نہیں اللہ تعالیٰ کو یہ قدرت ہے کہ اگر تمام دنیا کے انسان مرد اور عورت بچے اور بوڑھے اور جوان اس کے سامنے جھک جائیں اور اکیلے اکیلے بھی اور جمع ہو کر بھی اس سے ہدایت طلب کریں۔ تو وہ ایسے علوم ہم پر کھول سکتا ہے۔ جن سے موجودہ خطرات کا تدارک کیا جا سکے۔ اور جو ان پیش آمدہ خطرات کے لئے تریاق کا حکم رکھتے ہوں۔ اسے یہ بھی قدرت ہے۔ کہ وہ ان لوگوں کے دلوں اور دماغوں میں ایک پاکیزہ اور خوشگوار انقلاب پیدا کر دے۔ جو ان ہتھیاروں پر اختیار رکھتے ہیں۔ اور انہیں اس عزم پر آمادہ اور پختہ کر دے کہ یہ طاقتیں اور یہ علوم صرف انسان کی خدمت اور بہبودی کے لئے استعمال کئے جائیں گے۔ اور انسان کی تباہی کے لئے ہرگز استعمال نہ ہوں گے۔ پھر اسے یہ بھی قدرت ہے۔ کہ جو لوگ یا جو نظام ان طاقتوں اور ان علوم کو انسانی تباہی کے لئے استعمال کرنے پر مصر یا آمادہ ہوں۔ ان کے اختیارات ضبط کر کے انہیں ناکارہ اور بے ضرر کر دے اور ان کی جگہ بنی نوع انسان کے حقیقی بہی خواہاں کو قائم کر دے اور یہ سب علوم اور طاقتیں تباہی کے سامان اور خوف و ہراس کے موجبات بننے کی بجائے فلاح اور بہبودی اور رزق بے حساب کا سامان اور ذریعہ بن جائیں۔

قل اللھم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء و تنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء و تذل من تشاء بیدک الخیر۔ انک علی کل شیئ قدیر۔ تولج الیل فی النھار و تولج النھار فی الیل و تخرج الحی من المیت و تخرج المیت من الحی۔ و ترزق من تشاء بغیر حساب (۳/۲۷،۲۸)

پس ضرورت اس بات کی ہے کہ تمام بنی نوع انسان سب معبودان باطلہ کو کلی طور پر ترک کر کے ایک ہی سچے معبود کے سامنے عاجزی سے جھک جائیں۔ اور اسی سے ہدایت طلب کریں۔ اور اسی کی پناہ میں آنے کے آرزومند ہوں۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت کے تیسرے دن کا اجلاس — مختصر روئداد

دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ہمارے زمینداروں میں بھی ترقی کرنے کا جذبہ پیدا فرمائے (امیر المومنین)

احمدی زمینداروں کی فلاح و بہبود کیلئے اہم تجاویز

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر

ربوہ ۳۱ مارچ جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت کے تیسرے دن کا پہلا اجلاس آج پونے نو بجے صبح دعا کے ساتھ شروع ہوا۔ آج چونکہ سب کمیٹی زراعت نے احمدی زمینداروں کی فلاح و بہبود کے لئے اپنی سفارشات پیش کرنا تھیں اسلئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کارروائی شروع کرنے سے پیشتر نمائندگان کو نصیحت فرمائی۔ کہ وہ احمدی زمینداروں کے لئے خصوصیت کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان میں اپنی حالت بہتر بنانے اور ترقی کرنے کا جذبہ پیدا فرمائے۔ حضور نے فرمایا۔ ہمارے ملک میں زمینداروں کو سمجھانا بڑا مشکل کام ہے۔ وہ بالعموم لکیر کے فقیر ہوتے ہیں۔ کوئی خواہ کتنا سمجھائے وہ باپ دادا کے نقش قدم پر چلتے چلے جاتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ باپ دادا کے وقت میں دنیا کی کیا حالت تھی۔ اور اب زمانہ کتنا ترقی کر چکا ہے۔ پس دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ہمارے زمینداروں کا دل بدل دے اور انہیں ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ جنہیں ہم پیش کرتے ہیں اور جن پر عمل کر کے وہ خود بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اور دین کو بھی فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔

زمیندار محنت کرنے کی عادت ڈالیں

حضور نے فرمایا ایک بڑا نقص ہمارے ہاں زمینداروں میں یہ ہے کہ وہ محنت سے کام کرنے کے عادی نہیں۔ اگر وہ محنت سے کام کریں۔ تو اللہ تعالیٰ ان کے وہم و گمان سے بھی زیادہ برکت ان کی فصلوں میں پیدا فرما سکتا ہے۔ اور اس طرح ان کی حالت بہتر ہونے کے ساتھ ساتھ سلسلہ کی مالی حالت بھی بہت بہتر ہو سکتی ہے۔ خدا نے ہمیں بھی آخر وہی ہاتھ پیر دئیے ہیں۔ جو یورپ والوں کو دئے ہیں۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم ہمت اور عزم کر لیں تو ان سے زیادہ محنت سے کام کر سکتے ہیں۔ مگر مشکل یہی ہے کہ ہمیں سستی کی عادت پڑ گئی ہے۔ اور وہ کام کرنے کے عادی ہیں۔ ہم ہر ممکن کام کو بھی پہلے ہی ناممکن خیال کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور یورپ والے ہر ناممکن کام کو بھی ممکن تصور کرتے ہیں۔ اگر تم سستی کو ترک کرو۔ اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے محنت سے کام کرنے کا مصمم ارادہ کر لو تو یقیناً تمہاری بنجر سے بنجر زمینوں میں بھی اللہ تعالیٰ اتنی پیداوار فرما سکتا ہے۔ جو اچھی سے اچھی زمین میں بھی نہ ہو سکے۔ میں سمجھتا ہوں اگر صرف ہمارے زمیندار احباب ہی اچھی طرح کام کرنے لگیں۔ تو سلسلہ کا موجودہ چندہ کم از کم تین گنا بڑھ سکتا ہے اور جماعت کی مالی حالت اتنی مضبوط ہو سکتی ہے کہ وہ نہ صرف یورپ میں بلکہ ساری دنیا میں مساجد تعمیر کر سکتی ہے۔ اور تبلیغ اسلام کے مراکز قائم کر سکتی ہے۔ پس آؤ آج کی کارروائی شروع کرنے سے پہلے ہم مل کر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں کہ وہ ہماری کوتاہیوں کو دور فرمائے۔ ہمارے ہاتھوں میں طاقت دے ہمارے دلوں میں طاقت دے۔ ہمیں حوادث زمانہ سے محفوظ رکھے اور ہماری حقیر مساعی میں خود ہی اپنے فضل سے غیر معمولی طور پر برکت ڈالے۔ آمین

سب کمیٹی زراعت کی سفارشات پر بحث

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر اور دعا کے بعد مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ نے سب کمیٹی زراعت کی رپورٹ (بحیثیت سکرٹری سب کمیٹی) پیش فرمائی جس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب نے سب کمیٹی کی سفارشات کو نمائندگان کے سامنے پیش کر کے انہیں باری باری اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیا۔ اسی سلسلے میں مختلف سفارشات پر مندرجہ ذیل احباب نے اظہار خیال فرمایا:- مولوی محمد احمد صاحب جلیل نمائندہ لجنہ اماء اللہ۔ غلام رسول صاحب۔ ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم۔ بابو قاسم دین صاحب۔ جلال الدین صاحب قمر۔ چوہدری غلام سرور صاحب نمبردار۔ ہارون الرشید صاحب حافظ فیض احمد صاحب۔ مولوی محمد یار صاحب عارف۔ چوہدری اسد اللہ خاں صاحب۔ چوہدری فتح محمد صاحب سیال میاں غلام محمد صاحب اختر۔ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ۔

بعض نمائندگان نے سفارشات کے سلسلے میں چند ترامیم بھی پیش کیں جن پر رائے شماری کی گئی۔

منظور کردہ تجاویز

بالآخر ترامیم کے بعد جو تجاویز کثرت رائے سے منظور ہوئیں۔ وہ درج ذیل ہیں:-

(۱) ہر زمیندار جماعت میں ایک سکرٹری زراعت مقرر کیا جائے۔

(۲) ضلع سیالکوٹ اور ضلع لائلپور میں امارت وار زراعتی کمیٹیاں مقرر کی جائیں۔ جن کی نگرانی کے لئے ضلع کی زراعتی کمیٹی ہو۔ یہ کمیٹیاں مرکز کی ہدایات کے ماتحت زمینداروں کی مناسب مدد اور رہنمائی کریں گی۔

(۳) دیگر اضلاع میں صرف ضلعوار زراعتی کمیٹیاں مقرر کی جائیں

(۴) ایک تربیت یافتہ انسپکٹر زراعت مقرر کیا جائے۔ جس کے ذمہ منجملہ دیگر فرائض کے یہ فرض بھی ہو گا کہ وہ مصنوعی کھاد اور عمدہ بیج کے حصول میں زمینداروں کی رہنمائی کرے۔ نیز استعمال ادویہ ٹیوب ویل اور باغات وغیرہ لگانے کے متعلق ان کو مناسب مشورہ دیا کرے۔

(۵) سردست سال میں چار ٹریکٹ شائع کئے جایا کریں۔ جو جملہ سکرٹریان زراعت اور زراعت کمیٹیوں کے صدر صاحبان کی خدمت میں مفت بھجوائے جایا کریں گے۔

ان تجاویز کی منظوری کے بعد اجلاس کھانے اور نماز ظہر و عصر کے لئے ملتوی ہو گیا۔

بقیہ صفحہ ۲ لیڈر

ہمیں اس سے بھی زیادہ افسوس اسلئے ہے کہ ہمارے یہ مہربان حملہ کرتے وقت یہ بھی نہیں سوچتے کہ اس کا اثر بڑا دوررس ہو گا اور ان تمام اسلامی مقدس مقامات پر پڑے گا۔ جو بھارت میں رہ گئے ہیں۔ ہمیں کم سے کم نوائے وقت سے یہ توقع نہیں تھی بلکہ الٹا ہمیں یہ توقع تھی کہ وہ ان جذبات کو قدر کی نگاہ سے دیکھیگا

ایک بات اور بھی غور طلب ہے جو ہم استفساری صورت میں عرض کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ کیا مدیر نوائے وقت اس بات کو پسند کرتے ہیں۔ کہ بھارت کے تمام مسلمان پاکستان آجائیں اور اپنے مکانات وغیرہ کے کلیم یہاں آ کر داخل کر دیں۔ تاکہ پاکستان کا کلیم بھارت کے کلیم سے بڑھ جائے۔

اعلان نکاح

مورخہ ۳۰ مارچ کو خطبہ جمعہ سے قبل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میرے عزیز بھانجے میاں عبد الحی صاحب واقف زندگی مبلغ انڈونیشیا کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ ان کا نکاح ملک عزیز احمد صاحب کی دختر رفیعہ کوثر صاحبہ کے ساتھ بعوض پندرہ سو مہر طے پایا ہے۔

جملہ احمدی بھائی اور بہنیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے برکات کا موجب بنائے

(ام رشید الرحمٰن)

ایک نہایت مبارک تحریک

(از مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمدؐ صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

۱۹۵۴ء اور ۱۹۵۵ء کے سیلابوں نے خدام الاحمدیہ کے لئے خدمت خلق کے نئے راستے کھول دیئے ہیں۔ ہر جگہ اور ہر علاقہ میں ایسی انجمنیں اور سوسائیٹیاں کام کرتی ہیں۔ جن کا نصب العین صرف خدمت خلق ہوتا ہے۔ اور جن علاقوں میں یہ تنظیمیں نہیں ہوتیں۔ وہاں رحم اور ہمدردی کا جذبہ ایک دوسرے کی مدد کے لئے آگے آنے کا محرک ہوتا ہے۔ اس وقت تک اس قسم کی انجمنوں کا کام صرف یہی ہوتا تھا۔ کہ ایسے مصیبت کے دنوں میں ایک دو وقت کا کھانا دے دیا۔ یا حسب توفیق کپڑوں سے مدد کر دی۔ لیکن اس صورت میں مستقل کام نہیں ہو سکتا تھا۔ نہ مصیبت زدگان ہی اس کی طاقت رکھتے تھے۔ کہ وہ اپنی رہائش اور سر چھپانے کے لئے جگہ بنا سکیں۔ نہ انفرادی طور پر یہ مدد ہو سکتی تھی۔

۱۹۵۴ء کے سیلاب کے معاً بعد مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے یہ تحریک جاری کی گئی۔ کہ سیلاب زدگان کے لئے خدام الاحمدیہ خود مکانات تعمیر کریں۔ بظاہر ہے کہ ہر خادم معمار تو نہیں ہوتا۔ لیکن کم از کم مزدور ضرور ہوتا ہے۔ چنانچہ ابتداءً اس تحریک کا آغاز لاہور میں کیا گیا۔ اور غریب سیلاب زدگان کے خدام الاحمدیہ نے مکانات کی تعمیر شروع کر دی۔ معماروں نے اپنے فن کا مظاہرہ کیا۔ اور دوسرے تعلیم یافتہ خدام نے خدمت خلق کے جذبہ کی صحیح رنگ میں نمائش کی۔ اور دیکھنے والوں نے دیکھا۔ کہ جو کام محض رضا الٰہی کے لئے کیا جائے۔ وہ اپنے اندر کس قدر برکت رکھتا ہے۔ یہاں نہ تو کام ٹھیکہ پر ہوتا تھا۔ اور نہ روزانہ مزدوری ملنے کے خیال سے وقت کا سوال تھا۔ یہ راج اور مزدور اپنے گھروں سے کھانا کھا کر آتے تھے۔ اور وقت کا لحاظ کئے بغیر کام کرنے پر ڈٹ جاتے تھے۔ اور یہی جوش تھا۔ جس نے دنوں کا کام گھنٹوں میں ختم کرا دیا۔ یہ کوٹ پتلون پہنے ہوئے معمار اور مزدور جس طرح دوڑ کر کام کر رہے تھے، دیکھنے والے اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے۔ اس طرح چند دنوں کے اندر اندر خدام نے ایک سو سے زائد مکانات اس قابل تیار کر دیئے۔ کہ مکین عزت کے ساتھ ان میں سر چھپا کر بیٹھ سکیں۔ اور اس ساری محنت کا معاوضہ صرف وہ دعائیں تھیں۔ جو غرباء کے دل کی گہرائیوں سے ان کے حق میں نکل رہی تھیں۔ اور وہ کہہ رہے تھے۔ کہ اگر یہ لوگ کافر ہیں۔ تو پھر ہمیں یہ کافر ہی اچھے ہیں۔

یہ ایک ایسا کام ہے۔ جس میں دوسری تنظیموں کے مقابلے میں خدام الاحمدیہ کو ایک خاص امتیاز حاصل ہے۔ دوسری تنظیمیں خدمتِ خلق کا مظاہرہ اپنی شہرت کے لئے کرتی ہیں۔ اور سیاسی اغراض کے مدنظر کرتی ہیں۔ مگر خدام الاحمدیہ کے نوجوان یہ خدمت محض رضا الٰہی کے حصول کے لئے بجا لاتے ہیں۔ پس ہمارا مقصد بھی دوسروں سے بہت بلند ہے۔ اور ہمارے نتائج بھی دوسروں سے بہت اعلیٰ ہیں۔ ہمیں اس طریق کو زیادہ وسیع کرنا چاہیئے۔

خدا تعالیٰ سے ہماری دعا ہے۔ کہ وہ اپنی مخلوق کو ان مصیبتوں سے محفوظ رکھے۔ لیکن وہ بے نیاز ہے۔ اور بسا اوقات محض ہمارے دعووں کے امتحانات کے لئے ہی وہ ہمیں ابتلاؤں میں سے گذارنا چاہتا ہے۔ تا دنیا یہ بھی دیکھ لے۔ کہ کن کے دعوے صرف زبانی ہیں۔ اور کن کا کردار ان کی زبان کی تائید کرتا ہے۔ اور پھر وہ محض اپنے فضل کے ساتھ ہماری حقیر قربانیوں اور جدوجہد کو نواز کر ان کے عظیم الشان نتائج پیدا کرے۔ کیونکہ حقیقت میں سب کچھ تو خدا تعالیٰ نے ہی کرنا ہے۔ ہم تو صرف ظاہری طور پر آلہ کی طرح ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ۱۹۵۵ء کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر خدام الاحمدیہ کی اس قسم کی مساعی پر خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے اس کام کو زیادہ منظم رنگ میں کرنے کی ہدایت فرمائی تھی۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ اگر ہم یہ کام کرنا چاہتے ہیں۔ تو پھر ہمیں اس کے لئے تیاری بھی کرنی چاہیئے۔ ہر مجلس میں ایسے خدام موجود ہوں۔ جو معماری اور نجاری کا کام جانتے ہوں۔ مزدور خدام تو مل ہی جائیں گے۔ مگر فن کو جاننے والا ہونا چاہیئے۔ تا جو کام بھی ہمارا ہو۔ وہ ہر لحاظ سے نہایت عمدہ اور مفید ہو۔

”اس لئے میں جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ اپنے ہاں چند خدام کو اس کی تربیت دلائیں۔ وہ ماہر فن لوگوں کے ساتھ ایک ایک دو دو خدام کو لگا دیں۔ جو روزانہ تھوڑا تھوڑا وقت دے کر یہ کام سیکھ لیں۔ تا جب بھی کوئی موقعہ آئے۔ وہ بشرح صدر خدمت کے لئے آگے آسکیں۔“

جملہ قائدین خدام الاحمدیہ اس بارہ میں انتظام کر کے اطلاع دیں۔ کہ انہوں نے کتنے کتنے خدام کو معماری اور نجاری سیکھنے کے لئے مقرر کیا ہے۔ اور ہر ماہ اپنی ماہانہ رپورٹوں میں ان کی ترقی کی رفتار کا جائزہ لیا جائے۔ ایسے علاقے جنہیں سیلاب آنے کا عموماً خطرہ رہتا ہے۔ اور جو دریاؤں کے قریب ہیں۔ خاص طور پر اس تحریک کے مخاطب ہیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کے عہدیداران اس مبارک تحریک کو کامیاب بنانے کی طرف پوری توجہ دیں گے۔ اور مرکز کو ایسے اعداد و شمار مہیا فرما دیں گے۔ جس سے یہ معلوم ہو سکے۔ کہ کسی مصیبت کے وقت وہاں کس طرح اور کس قسم کی مدد دی جا سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب احباب کو اس نیک تحریک میں حصہ لینے کی توفیق دے۔ تا آپ جہاں ایک ہنر سیکھ کر اپنی آمد کے بڑھانے والے ہوں۔ وہاں آپ مخلوق خدا کی خدمت کرنے کے لئے بھی اپنے آپ کو ہر وقت تیار اور مستعد پا سکیں۔ آمین

خاکسار مرزا منور احمدؐ نائب صدر
خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ۔

اعانت الفضل

چودھری نور محمدؐ صاحب محلہ دارالرحمت ربوہ کے ہاں اللہ تعالیٰ نے ۶ر مارچ کو لڑکی عطا کی ہے۔ انہوں نے اس خوشی پر ۱۵/- روپے الفضل کو بطور اعانت عنایت فرمائے ہیں۔ ان کی طرف سے ان کے مرسلہ پتوں پر تین غیر از جماعت معززین کے نام الفضل کے خطبہ نمبر جاری کر دیئے گئے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ احباب اس بچی کی درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ (مینیجر)

اعلان نکاح

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۳۰-۳-۵۶ بروز جمعہ بتقریب مجلس مشاورت عزیزی عبد الحکیم خاں پسر چودھری غلام قادر خاں آف لنگڑوعہ جالندھر حال لاہور محلہ رام نگر چوبرجی کا نکاح بشریٰ بیگم بنت چودھری عبد الرحمٰن خاں پسر چودھری مہر خاں صاحب آف کریام جالندھر حال چک ۱۰۹ گ۔ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور کے ساتھ بعوض مہر مبلغ یک ہزار روپیہ کا اعلان فرما کر دعا فرمائی۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین۔

غلام قادر خاں والد عبد الحکیم خاں لاہور محلہ رام نگر چوبرجی مکان ۲۱

پروگرام دورہ انسپکٹر رشد و اصلاح

(۱) چک ۲۷ سکلاں ضلع لائل پور ۳، ۴ اپریل (۲) بہاولپور ۵، ۶ اپریل (۳) لیاقت پور ۷ر اپریل (۴) خانپور ۸ر اپریل (۵) رحیم یار خاں ۹، ۱۰ اپریل۔

(ناظر رشد و اصلاح)

ربوہ کرکٹ کلب لاہور جا رہی ہے

ربوہ کرکٹ کلب پانچ اپریل ۱۹۵۶ء کو چند میچ کھیلنے کے لئے لاہور جا رہی ہے۔ میچ مندرجہ ذیل تاریخ کو ہوں گے:۔

(۱) ۶ اپریل یونیورسل کرکٹ کلب کے ساتھ (۲) ۷ر اپریل کنٹونمنٹ جیمخانہ کلب کے ساتھ (۳) ۸ر اپریل ایم ایس اینڈ اے سی کلب کے ساتھ۔ (۴) ۱۰ر اپریل مغلپورہ کرکٹ کلب کے ساتھ (مبشر اختر ربوہ کرکٹ کلب)

درخواست دعا

بندہ کی لڑکی بعمر ۱½ سال کافی دیر سے بیمار چلی آرہی ہے۔ آج کل بوجہ بخار اسہال زیادہ تکلیف ہے۔ اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب کرام اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے۔ (محمدؐ شریف کاپی رائٹر الفضل)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

اعلان برائے تعلیم القرآن کلاس بر موقعہ رمضان المبارک

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

امسال بھی انشاء اللہ تعالیٰ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے شعبہ تعلیم کے ماتحت رمضان المبارک میں تعلیم القرآن کلاس کھولی جائے گی۔ تمام لجنات سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی لجنہ میں سے چند ممبرات چن کر اس کلاس میں شامل ہونے کے لئے بھیجیں۔ رہائش اور کھانے کا انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے ہوگا۔ قابلیت قرآن کریم ناظرہ اور اردو لکھنا پڑھنا ہونی چاہیئے۔

نوٹ:۔ دیہات اور قصبات کی لجنات کو اس بارہ میں زیادہ توجہ کرنی چاہیئے۔

سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

موصی احباب اپنے بقایاجات جلد ادا فرمائیں

مارچ کا مہینہ گذر گیا ہے۔ مالی سال کا آخری ماہ ہے۔ ماہ فروری ۱۹۵۶ء کے آخر تک بجٹ مجوزہ کے مقابلہ میں حصہ آمد کی مد میں تیس ہزار کی کمی ہے۔ براہ مہربانی دوست جلد از جلد اپنے بقایاجات ادا فرمائیں۔ جن دوستوں نے ابھی تک اپنی آمد ۵۵-۱۹۵۴ء ہمیں تحریر نہیں کی وہ مہربانی کر کے اپنے فارم آمد سال ۵۵-۱۹۵۴ء جلد پر کر کے بھجوائیں تاکہ ان کے حساب کا تصفیہ کر کے ان کو بقایا سے اطلاع دی جائے جس کی ادائیگی ۳۰ اپریل ۵۶ء تک ہونی ضروری ہے۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

آپ کا نام کس کس شق کے ماتحت آتا ہے؟

تعمیر مساجد بیرون پاکستان کے لئے چندے کی مندرجہ ذیل شرحیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مقرر فرمائی ہیں:۔

شق ۱ ملازمین احباب کے لئے } ا پہلی دفعہ ملازمت ملنے پر پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ
ب سالانہ ترقی ملنے پر ایک ماہ کی ترقی کی رقم۔

شق ۲ زمیندار احباب کے لئے } ا۔ دس ایکڑ سے کم زمین کے مالک بحساب ا/ فی ایکڑ
ب۔ دس ایکڑ اور دس سے زیادہ کے مالک ۲/ فی ایکڑ
ج۔ دس ایکڑ سے کم زمین کے مزارع ۱/ ″
د۔ دس ایکڑ اور اس سے زیادہ زمین کے مزارع ۲/ ″

شق ۳ تاجروں کے لئے } بڑے تاجر مثلاً منڈیوں کے آڑھتی اور کارخانوں والے } ہر ماہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا پورا منافع

شق ۴ صناع۔ لوہار۔ بڑھئی بلکہ مزدوری پیشہ احباب کے لئے } ہر ماہ کے پہلے دن یا کسی اور مقرر کردہ دن کی مزدوری کا دسواں حصہ۔

شق ۵ ڈاکٹر، وکلاء صاحبان کے لئے } ا۔ پچھلے سال کی آمد سے موجودہ سال کی آمد کی زیادتی کا دسواں حصہ۔
ب۔ نیز ہر سال کے ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی

شق ۶ ٹھیکیدار صاحبان کیلئے۔ سال کے مجموعی منافع کا ایک فیصدی

شق ۷ لجنہ اماء اللہ } حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تین لاکھ ہزار روپیہ کے مطالبہ پر اپنا دعدہ کردہ رقم (برائے مسجد ہالینڈ)

شق ۸ خوشی کی تقاریب پر } یعنی نکاح، شادی۔ بچے کی پیدائش۔ مکان کی تعمیر۔ امتحان میں کامیابی پر حسب اخلاص و استطاعت۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشادات کی تعمیل میں جلدی کیجئے مسابقت فرمائیے اور جنت میں گھر بنائیے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

اعلان

جامعہ نصرت ربوہ کی اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن قائم ہو چکی ہے جس کی میٹنگ عنقریب منعقد ہوگی۔ تمام طالبات اپنے اپنے موجودہ ایڈریس سے جلد از جلد مطلع فرمائیں۔

امۃ الحفیظ ثریا سیکرٹری

معرفت پرنسپل صاحبہ جامعہ نصرت ربوہ

عہدہ داران لجنہ اماء اللہ جماعت ہائے احمدیہ کیلئے ضروری اعلان

جملہ سیکرٹریان مال لجنہ اماء اللہ جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ لجنہ اماء اللہ کا چندہ لجنہ کی رسید پر وصول کیا کریں اور صدر انجمن احمدیہ کے چندہ جات نظارت بیت المال کی طرف سے طبع شدہ رسید بکوں پر وصول کیا کریں۔ ایسی رسیدات ہر جماعت کے سیکرٹری مال کو بھجوائی ہوئی ہیں۔ سیکرٹری لجنہ کا فرض ہے کہ مقامی سیکرٹری مال سے رسید بک حاصل کریں اور ہر ماہ جو چندہ وصول ہوا کرے مقامی سیکرٹری مال کو ادا کر کے اس کی رسید حاصل کر لیا کریں اور رپورٹ نظارت ہذا کو بغرض اطلاع بھجوا دیا کریں۔

اب جبکہ مالی سال قریب الاختتام ہے۔ تمام جماعتوں کے سیکرٹری صاحبان مال کا فرض ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کی سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ کو تاکیدی چٹھی بھجوائیں کہ بقایادار ممبرات سے پوری سعی کر کے چندہ مستورات کا بقایا وصول کریں اور اس طرح سے جو چندہ وصول ہو اپنے چندہ کے ہمراہ بمد چندہ مستورات بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ ناظر بیت المال ربوہ

اعانت الفضل

محترمہ برکت بی بی صاحبہ گجرات نے پندرہ ۱۵ روپے اخبار الفضل کو بطور اعانت عطا فرمائے ہیں۔ جزاهم الله احسن الجزاء

ان کی طرف سے دو مستحقین کے نام اور ایک ان کے خود ارسال کردہ پتہ پر الفضل کے خطبہ نمبر ایک ایک سال کیلئے جاری کئے جا رہے ہیں۔ دوسرے احباب بھی اخبار الفضل مستحقین کے نام جاری کروا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ملٹری ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں ان کی حالت رو بصحت ہے وہ تمام احباب کی خدمت میں السلام علیکم اور دعا کی درخواست کرتے ہیں

محمد شفیع محلہ دارالرحمت ربوہ

(۲) میرے بھائی مکرم بشیر احمد صاحب پسر مکرم محمد رمضان صاحب آف گھٹو کے ججہ ضلع سیالکوٹ بعارضہ ضعف جگر عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین عنایت اللہ صاحب دفتر وصیت ربوہ

(۳) خاکسار کی ہمشیرہ ایف۔ایس۔سی (میڈیکل) کا امتحان دے رہی ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔

چوہدری سمیع اللہ بی۔اے ۴۲ میکلوڈ روڈ لاہور

(۴) میرا عاجز کئی مشکلات کا شکار ہے احباب میری مشکلات کے دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ چوہدری عبدالمجید سپرنٹنڈنٹ۔ فائدآباد سرگودھا

(۵) میری بیوی چند روز سے بیمار ہے۔ احباب کرام صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ ملک محمد سلیم کریانہ مرچنٹ ننکانہ شیخوپورہ

(۶) میرے بچے نور محمد دہلوی کو ہلکا ہلکا بخار رہتا ہے۔ احباب صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (نذیر ننکانہ صاحب وارڈ ۴ جودھامل بلڈنگ شیخوپورہ)

(۷) خاکسار کی صحت دن بدن کمزور ہوتی جا رہی ہے احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد یوسف)

(۸) میرے دادا میاں امام الدین صاحب پنشنر کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں بزرگان سلسلہ سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ (حلیمہ قدسیہ رسالپور چھاؤنی)

ولادت

میرے بھائی چوہدری محمد اسحٰق صاحب آف لیہ کے گھر مورخہ ۳/۴/۵۶ کو بچہ بفضل خدا پیدا ہوا محمد احمد نام حضور ایدہ اللہ نے تجویز فرمایا ہے۔ نیز میرے بھانجے چوہدری خلیل احمد بمقام سنجہ چک جھنگ کے گھر بھی خدا تعالیٰ نے بچہ عطا فرمایا ہے۔ احباب دونوں نومولود بچوں کی درازی عمر اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں۔

(محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت ربوہ)

جاپان کا ایک قدیم مذہب — شنتو

(از مرتضیٰ صاحب)

شنتو جاپان کا قدیم ترین عقیدہ ہے۔ جو ایک مذہب کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ دوسرے مذہبوں سے تعلق رکھتے ہوئے بھی اس مذہب میں اعتقاد رکھا جا سکتا ہے چنانچہ تمام جاپانی خواہ وہ بدھ ہوں یا عیسائی شنتو کے پیروکار ضرور ہیں۔ شنتو کے لفظی معنی "دیوتاؤں کا راستہ" ہے: جاپانی روایت ہے کہ "ازاناگی" اور "ازانامی" دو دیوتا جنت کے پل پر کھڑے وسیع سمندر کا نظارہ کر رہے تھے ازاناگی نے اپنے جواہرات سے مرصع برچھے کو سمندر میں ڈبویا اور پھر اوپر اٹھایا۔ اس برچھے سے سمندر کے نمکین پانی کے کچھ قطرات منجمد ہو کر سمندر کی سطح پر گرے اور جزیرے بن گئے۔ یہ وہ اولین جزیرے تھے۔ جو ملک جاپان کی بنیاد بنے۔ اس کے بعد "ازانامی" اور "ازاناگی" دیوتا اس نئی سرزمین پر آ بسے انہوں نے شادی کر لی۔ اور ان کی اولاد سے ارض و سماں آباد ہونے لگے۔ ازاناگی نے اپنی بائیں آنکھ کے دھونے سے سورج دیوی "امیٹارا سو او میکامی" کو جنم دیا۔ اس سورج دیوی نے عرش بریں کی حکومت سنبھالی اور روئے زمین کی سلطنت اپنے پوتے اور اسکے وارثوں یعنی شاہان جاپان کے حوالے کر دی اس طرح از منہ قدیم ہی سے جاپان کا شاہی خاندان شنتو کے مذہبی عقیدے کا جزو ہے اور تقدس کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے شاہی خاندان کے آباؤ اجداد اور دوسرے ہیرو شنتو ازم کے معبود ہیں۔ اسی تقدس اور عقیدہ کی بناء پر جاپان میں تمام سیاسی اقتدار شاہی خاندان کے ہاتھوں میں رہا ہے

دوسری جنگ عظیم کی ابتداء سے قبل شنتو ازم میں یقین مذہبی عقیدے کے علاوہ حب الوطنی کی علامت سمجھا جاتا تھا شاہ جاپان اس عقیدے کے امام تصور ہوتے تھے۔ گو شاہ کی پرستش تو نہ ہوتی تھی۔ تاہم اس کے مقدس جسم اور اس کی حکومت کو دیوتاؤں کی جو سرپرستی حاصل تھی۔ اس کی وجہ سے انتہائی احترام کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ تمام سرکاری عمارات میں شاہ کی تصویر کو نہ صرف قابل تعظیم سمجھا جاتا تھا۔ بلکہ اسے بہت ہی مقدس مقام حاصل تھا۔ لوگوں کے جذبۂ احترام کا اندازہ اس واقعے سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایک مرتبہ اسکول کی عمارت میں آگ لگ گئی ایک طالب علم نے شاہ جاپان کی تصویر کو اتار کر بڑے احترام سے تہہ کر کے اپنے پیٹ کو چاک کیا اور اس کے اندر اچھی طرح محفوظ کر لیا۔ پھر شعلوں سے کھیلتا ہوا دیوانہ وار عمارت سے باہر نکل آیا۔ اس نے شاہ کی تصویر کو تو نذر آتش ہونے سے بچا لیا۔ لیکن خود آگ کی نذر ہو گیا۔ اس طرح اس نے شاہ کی تصویر کی خاطر اپنی جان قربان کر دی۔ یہ تو زمانۂ قدیم کا واقعہ ہے ۱۹۲۷ء تک جاپانی اپنے شاہ کی موت پر خودکشی کر کے اپنی جان قربان کر دیا کرتے تھے۔

شنتو ابتداء میں جاپانیوں کا ذاتی عقیدہ ہوا کرتا تھا۔ لیکن ۱۹۳۰ء کے قریب اس نے سرکاری مذہب کی حیثیت اختیار کر لی اور بلا تمیز مذہب جاپانیوں کے لئے ضروری ہو گیا کہ وہ اس میں اعتقاد رکھیں اور شنتو خاندان کی تقاریب میں شامل ہوں۔ لیکن جب دوسرے مذاہب خاص کر بدھ مت اور عیسائیوں نے اس کے خلاف اعتراض کیا تو حکومت نے شنتو کی تفریق دو مختلف حیثیتوں میں کر دی۔ ایک حیثیت ذاتی مذہبی عقیدے کی ہو گئی۔ اور دوسری خانقاہوں کی تعظیم اور وہاں ہونے والی تقاریب میں شرکت اور حب الوطنی کے اظہار کے طور پر تمام جاپانیوں کے لئے ضروری قرار دی گئی۔ جنگ سے قبل شنتو کے کوئی دو سو کے قریب مختلف فرقے تھے

اور شنتو . . . .

خانقاہوں کی تعداد ایک لاکھ دس ہزار کے لگ بھگ تھی ان تمام خانقاہوں کو حکومت سے مالی امداد ملتی تھی۔ اخراجات کو پورا کرنے کے لئے باقی کی رقم جبری چندہ کے ذریعے پوری کی جاتی تھی۔ ان خانقاہوں کے پجاری یا ہماری زبان میں مجاور سرکاری ملازم ہوا کرتے تھے —

۱۹۳۹ء میں ٹوکیو کی عظیم الشان عسکری شنتو خانقاہ "یاسوکونی" دس ہزار ایسی عظیم روحوں سے منسوب ہو چکی تھی۔ جنہوں نے اپنے جسدِ خاکی شاہ جاپان کی خاطر قربان کر دیئے تھے۔

دوسری جنگ عظیم کے خاتمے پر جاپان میں اتحادیوں کے قبضے کے بعد شنتو خانقاہوں کی امداد بند کر کے سرکاری حیثیت ختم کر دی گئی ۱۹۴۶ء کو نوروز کے موقع پر مقبوضہ جاپان کے سپریم کمانڈر جنرل میکارتھر اور جاپان کے ایک سو چوبیسویں بادشاہ نے ریڈیو جاپان سے ایک نشریہ میں اعلان کیا کہ شاہان جاپان اور ان کے آباؤ اجداد کی تقدیس اور مافوق الانسان حیثیت کے متعلق اہل جاپان میں جو نظریہ اور عقیدہ قائم ہے وہ محض ایک قصہ اور کہانی ہے۔ جاپانیوں کے صدیوں پرانے عقیدے کو اس طرح سے مسمار کر دینے سے سادہ لوح عوام کو جو صدمہ پہنچا اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں —

خانقاہوں کے پجاریوں کی سرکاری حیثیت ختم کر دی گئی۔ اکابرین حکومت کا سرکاری طور پر ان خانقاہوں میں جانا اور جلوس کی صورت میں بچوں کا باقاعدہ کے لئے جانا ممنوع قرار دیدیا گیا۔ ان پابندیوں کے بعد ان خانقاہوں پر زائرین کی تعداد میں پچاس سے ستر فیصد کمی ہو گئی۔ حکومت کی طرف سے مالی امداد بند کر دیئے جانے کے بعد اکثر خانقاہوں نے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے اپنی عمارت کے کچھ حصے کرایہ پر دے دیئے۔ بعض خانقاہوں نے اپنے ملحقہ میدان تو کارنیوال اور سرکس تک کے لئے کرایہ پر دے دیئے۔ ایک پجاری کا بیان ہے کہ جنگ کے بعد حالات اس قدر بدل گئے کہ خانقاہ کی تقریب میں شرکت کے بعد لوگ اب پوچھتے ہیں کہ انہیں نذرانہ کے طور پر کیا ادا کرنا ہے۔ چہ جائیکہ اس سے قبل نذرانہ کی رقم نہایت ہی ادب و احترام سے کاغذ میں لپیٹ کر پجاری کو پیش کی جاتی تھی۔

جاپان

میں سیاسی آزادی اور خود مختاری کے ساتھ ساتھ شنتو ازم کی کھوئی ہوئی عظمت بھی بحال ہو رہی ہے۔ ایک لاکھ دس ہزار خانقاہوں میں سے اسی ہزار پھر سے زندہ ہو کر زمانۂ قبل از جنگ کی طرح آباد ہیں۔ ان خانقاہوں کے پجاریوں کا کہنا ہے کہ لوگ پھر سے جوق در جوق شنتو تقاریب میں شریک ہوتے ہیں۔ "آئسے" کی خانقاہ شنتو کی عظیم خانقاہوں میں شمار ہوتی ہے ۱۹۴۷ء میں اس خانقاہ کے زائرین کی سالانہ تعداد صرف آٹھ لاکھ رہ گئی۔ لیکن اب پھر یہ تعداد پچاس لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔ یہ تعداد ۱۹۳۷ء کی تعداد کے برابر ہے۔ خانقاہ کے قریب بہتے دریائے اسوزو کے صاف و شفاف پانی میں زائرین منہ ہاتھ دھو کر گھرے ہوئے پہاڑی راستے کی طرف بڑھتے ہیں خانقاہ کے بڑے ہال میں لکڑی کے پالش شدہ اسٹیج کے بالمقابل گھٹنے ٹیک کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور رقاصاؤں کو آباؤ اجداد کے حضور میں مقدس رقص کرتے ہوئے دیکھتے ہیں — اس کے بعد وہ باہر نکل کر مغفار میں اس جگہ آ جاتے ہیں جہاں اس مقدس آئینہ کا مدفن ہے جو سورج دیوی نے جاپان کے پہلے شاہ کو دیا تھا۔ اس مدفن کے کچھ فاصلہ پر کھڑے ہو کر زائرین دو مرتبہ تالی بجاتے ہیں۔ یہ تالی دیوتاؤں کو متوجہ کرنے کے لئے بجائی جاتی ہے پھر خاموشی سے دعا پڑھنے کے بعد وہاں رکھے ایک ڈبے میں کچھ سکے ڈال کر چلے جاتے ہیں۔ ہر جاپانی سال میں ایک مرتبہ اس خانقاہ کی زیارت کرنا اپنا مقدس فریضہ سمجھتا ہے اور اس زیارت کے بعد وہ محسوس کرتا ہے کہ اس نے اپنی روح کا اصل مسکن دیکھ لیا ہے۔

شنتو

کے دور جدید میں پجاریوں کی تعداد سولہ ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ ان میں سے اسی فیصدی ملازمت کے ذریعے اپنی روزی کماتے ہیں۔ اسکولوں میں بنیادی مذہبی تعلیم پھر جاری کر دی گئی ہے مگر جنگ سے قبل اور بعد کے شنتو میں ایک فرق نمایاں ہے۔ جنگ کے بعد اتحادی کمان نے حکومت اور مذہب کو علیحدہ کرنے کا جو اصول قائم کیا تھا وہ اب بھی جاری ہے۔ باوجود اس کے کہ پجاری اس اصول کے تحت حکومت کی مالی امداد سے محروم کر دیئے گئے ہیں وہ شنتو کی حکومت سے آزادی کو پسند کرتے ہیں۔ شنتو کے نئے دور کا ایک نیا اور صحت مند رجحان یہ ہے کہ شنتو خانقاہیں اب معاشرتی مرکز بنتی چلی جا رہی ہیں — ان خانقاہوں سے ملحق کھیلوں کے میدان، ابتدائی سکول خواتین کی بزمیں اور دوسرے ایسے مراکز معرض وجود میں آ گئے ہیں۔ شنتو خانقاہوں کا یہ نیا رجحان ہمارے ہاں پاکستان میں بھی قابل غور اور تقلید ہے

(ماخوذ)

پاکستان کشمیر کا مسئلہ سلامتی کونسل میں پیش کرے گا

ایک یونٹ کے مخالفین کے لئے پاکستان میں کوئی جگہ نہیں (اسکندر مرزا)

کراچی ۲ر اپریل۔ باخبر حلقوں نے توقع ظاہر کی ہے کہ پاکستان عنقریب اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل سے مطالبہ کرے گا کہ وہ کشمیر کے پریشان کن مسئلہ کو اپنے چارج میں لے لے اور اسے اپنے سابقہ فیصلوں کے مطابق حل کرائے۔

وزیر خارجہ پاکستان مسٹر حمید الحق چوہدری پہلے ہی اشارہ کر چکے ہیں کہ اگر مسئلہ کشمیر کو حل کرنے میں براہ راست بات چیت ناکام رہی تو یہ مسئلہ دوبارہ سلامتی کونسل میں پیش کرنا پڑیگا۔

وزیر اعظم محمد علی بھی پارلیمنٹ میں یہ کہہ چکے ہیں کہ پنڈت نہرو کے موجودہ رویہ کے پیش نظر براہ راست بات چیت کے ذریعے اس مسئلہ کے پر امن تصفیہ کا کوئی امکان نہیں رہا۔

ان حلقوں نے اس وثوق کا بھی اظہار کیا ہے کہ مسئلہ کشمیر پر بحث کے دوران پاکستان کو اقوام متحدہ اور دوسرے مغربی حلیفوں کی مکمل حمایت حاصل ہوگی۔ ان حلقوں نے اس یقین کا بھی اظہار کیا ہے کہ امریکہ بھی پاکستان کی پرزور حمایت کرے گا۔ کیونکہ پنڈت نہرو نے کشمیر میں رائے شماری سے انحراف کی جو سب سے بڑی وجہ پیش کی ہے وہ پاکستان کو امریکی فوجی امداد اور فوجی معاہدے ہیں جن کے پیش نظر پنڈت نہرو کے نزدیک صورت حال "قطعاً" تبدیل ہو گئی ہے لہٰذا یہ فطری امر ہے کہ پاکستان کو اپنے مغربی حلیفوں پر اعتماد رکھنا پڑے گا جن سے اس نے معاہدے کئے ہیں۔ اس مسئلہ پر روس یقیناً ہندوستان کی مدد کریگا

اس طرح پاکستان اپنے دوستوں اور حلیفوں کی آزمائش بھی کر سکے گا۔ جن پر حال ہی میں پاکستان پارلیمنٹ میں حزب مخالفت کی طرف سے اعتراضات کی بوچھاڑ بھی کی گئی تھی۔ اب پاکستان یقیناً اپنے حلیفوں اور دوستوں سے کہے گا کہ وہ مسئلہ کشمیر کے سلسلہ میں پاکستان کی مدد کریں۔ اگر ان حلیفوں نے پاکستان سے سرد مہری برتی تو پاکستان کو ملک میں شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اور وہ اپنی خارجہ پالیسی کی ازسر نو تشکیل پر مجبور ہو جائے گا۔

ایک یونٹ

صدر سکندر مرزا نے کہا "مغربی پاکستان کا اتحاد ملک کی ترقی کا ایک اہم واقعہ ہے۔ ایک یونٹ قائم رہنے کے لئے معرض وجود میں آیا تھا اور یہ قائم رہے گا"۔

سکندر مرزا نے ایک یونٹ کے مخالفین کو مشورہ دیا کہ اگر وہ پاکستان سے مفاہمت نہیں کر سکتے تو وہ ملک سے چلے جائیں۔

اگر پاکستان فوجیں ہٹا بھی لے تب بھی کشمیر میں رائے شماری کا سوال پیدا نہیں ہو سکتا

نئی دہلی ۳ر اپریل۔ وزیر اعظم ہند پنڈت جواہر لال نہرو نے اخباری نمائندوں سے بات چیت کے دوران اعلان کیا ہے کہ اگر پاکستان کشمیر سے اپنی فوجیں بھی ہٹا لے تب بھی ریاست جموں و کشمیر میں رائے شماری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

پنڈت نہرو نے الزام عائد کیا کہ ریاست جموں و کشمیر کے اس علاقہ میں جو کہ پاکستان کے قبضہ میں ہے۔ امریکی فوجی امداد سے اڈے قائم کئے جا چکے ہیں۔ آپ نے کہا اگرچہ کشمیر آئینی و قانونی طور پر ہندوستان کا حصہ ہے۔ لیکن ہم پاکستان سے اس مسئلہ کے عملی پہلوؤں پر بات چیت کرنے کے لئے تیار ہیں۔

ایک اخبار نویس نے پنڈت نہرو کی توجہ اس بات کی جانب مبذول کرائی کہ ان کی پارلیمنٹ کی تقریر سے بیشتر حلقوں نے یہ تاثر لیا ہے کہ ہندوستان کشمیر میں رائے شماری کرانے کے خلاف ہے اس اخبار نویس نے دریافت کیا کہ یہ تاثر کس حد تک صحیح ہے؟

پنڈت نہرو نے کہا "ہندوستان زیادہ تر کشمیر میں رائے شماری کرانے کے خلاف ہے" آپ نے مزید وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ "اب اگر پاکستان کشمیر سے اپنی فوجیں ہٹا بھی لے تب بھی ریاست جموں و کشمیر میں رائے شماری کی متقضیات پوری نہیں ہوتیں۔ کیونکہ امریکی فوجی امداد کی وجہ سے پاکستان مضبوط ہو گیا ہے۔ اور ہندوستان اس امداد کے باعث محصور ہو کر رہ گیا ہے۔ پنڈت نہرو نے الزام عائد کیا کہ پاکستان میں جو فوجی اڈے قائم ہیں۔ انہوں نے ہندوستان کو گھیر رکھا ہے۔ آپ نے کہا کہ آزاد کشمیر میں بھی فوجی اڈے قائم ہیں۔

ہندوستان کے لئے ہتھیار

پنڈت نہرو نے بتایا کہ ہندوستان اسلحہ حاصل کرنے کی غرض سے کئی ملکوں سے بات چیت کر رہا ہے۔ ان میں برطانیہ۔ امریکہ اور روس بھی شامل ہے۔ ہندوستان برطانیہ سے ٹینک اور ہوائی جہاز، امریکہ سے ہتھیار اور روس سے ہوائی جہاز خریدنے کے لئے بات چیت کر رہا ہے۔ پنڈت نہرو نے بتایا کہ انہوں نے لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے حالیہ دورہ دہلی کے دوران ان سے ایک برطانوی طیارہ بردار بحری جہاز خریدنے کی بات چیت بھی کی ہے اس پر ایک اخباری نامہ نگار نے سوال کیا کہ کیا ہتھیاروں کی خرید کے لئے بات چیت کا یہ مطلب لینا چاہیئے کہ ہندوستان اپنی دفاع کی پالیسی سے ہٹ رہا ہے۔؟

پنڈت نہرو نے کہا "ہم اپنے دفاع کو مضبوط کرنے کے لئے تھوڑے فاصلہ تک مار کرنے والے طیارے خریدیں گے۔

مغربی پاکستان کے لئے جوگندر نگر سے بجلی

نئی دہلی ۳ر اپریل۔ چنڈی گڑھ کی ایک اطلاع کے مطابق حکومت مشرقی پنجاب نے موجودہ مالی سال کے لئے مغربی پاکستان کو جوگندر نگو (منڈی سکیت) سے بجلی کی فراہمی جاری رکھنا منظور کر لیا ہے۔ اس سلسلہ میں سابقہ شرائط اور نرخوں میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔ حکومت مغربی پاکستان نے درخواست کی تھی کہ اس سال اسے زیادہ مقدار میں بجلی مہیا کی جائے۔ لیکن حکومت مشرقی پنجاب نے اسے منظور نہیں کیا۔

چیکوسلاویکیہ افغانستان کو قرض دیگا

نئی دہلی ۳ر اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ چیکوسلاویکیہ نے افغانستان کو مشینری وغیرہ خریدنے کے لئے ۵۰ لاکھ ڈالر کی رقم قرض دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ افغانستان اس رقم سے چیکوسلاویکی مشینری وغیرہ خریدے گا یاد رہے افغانستان کا ایک وفد آجکل مشینری اور اسلحہ خریدنے کے سلسلہ میں چیکوسلاویکیہ گیا ہوا ہے۔